السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں سورہ توبہ کی 17ویں اور18ویں آیات میں ، مساجد کی دیکھ بھال کے سلسلے میں صریح حکم صادر ہے ،فقہاء شافعی مسجد کی تعمیر ومرمت کےلیے کافروں سے چندہ لینا درست بتاتے ہیں ۔جبکہ حنفی فقہاء کے نزدیک یہ ناجائز ہے ،البتہ اگرکوئی غیر مسلم کسی مسلم کوچندہ دے اوروہ مسلم مسجد کےلیے دے دے ، توایسی صورت میں حنفی فقہاء کے نزدیک یہ ناجائز ہے ،بشرطیکہ وہ پیسہ حرام کمائی کانہ ہو ۔بعض مفسرین اس کے جواز کےلیے حدیث رسول : ''ان اللہ لیؤیدہذاالدرین بالرجل الفاجر، ،کوپش کیا ہے ۔اب سوال یہ ہے کہ آج کے حالات کے پش نظر مسجد کی تعمیر میں کافروں سے مالی تعاون لیناجائز ہے یا نہیں ؟

السائل : زین العابدین مدراس

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی غیر مسلم کے خواہ وہ ہندوہویاعیسائی یایہودی ، مسجد سے تعلق رکھنے کی صورتیں دو ہوسکتی ہیں :

مسجد کی تعمیر میں مالی تعاون کا تعلق ۔ (1)

مسجد کی تولیت ،خدمت ،مجاوری ، آبادکاری اورنگرانی ۔ (2)

پہلی صورت کے دوطریقے ہوسکتے ہیں :

ایک : یہ کہ مسلمان مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کامالی تعاون حاصل کرنے کےلیے خودان کے یہاں جائیں ،اوران سے تعاون کی درخواست کریں اوراس کےلیے ان کے سامنے ہاتھ پھلائیں ۔یہ طریقہ ہمارے نزدیک جائز نہیں ہے ۔اپنی عبادت گاہ (مسجد)کی تعمیر میں ان کی مالی امدادحاصل کرنے کےلیے جانااورچندہ وصول کرنا،اسلامی غیرت کے بالکل منافی ہے ۔

دوسراطریقہ : یہ ہے کہ غیر مسلم بغیر ہمارے درخواست اورخواہش ظاہر کرنے کے ازخودمالی تعاون پش کرے ،یا مسجد بنواکر ہمارے حوالے کرکے ہماری تولیت دے دے ۔ایسی حالت میں مالی تعاون قبول کرنا اورمسجد کی تعمیر میں اس کاصرف کرنا بلاشبہ ہمارے نزدیک جائزاورمباح ہے ،اس میں ہمارے نزدیک شرعاکوئی قباحت نہیں ہے ،لیکن اس طریقہ پر عمل کرنے کےلیے دوشرطیں ضروری ہیں :

،،پہلی : یہ کہ اس پش کردہ مالی تعاون کی رقم بالکل حلال کمائی کی ہو،حرام کمائی مثلاً : جوا، شراب ،سودوغیرہ کی نہ ہو۔اوراس کی پش کردہ مالی اعانت کے متعلق ہم کوپورایقین واطمینان ہوکہ وہ صرف حلال کمائی ہی کی ہے ۔

دوسری شرط : یہ ہے کہ آئندہ غیر مسلم کی طرف سے مسجد کے معاملہ میں ''قانونا اورواجا،، دخل دینے کااحتمال اورگنجائش نہ ہو ،لیکن ہندوستان میں جیسے کچھ حالات ہونے جارہے ہیں ،ان کے پش نظران دونوں شرطوں کے پوری ہونے کے باوجود،ان کی مالی پش کش قبول کرنا مصلحت کے خلاف ہے ۔

مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کے تعاون مالی کی پش کش قبول کرنے کے جوازکی دلیل یہ ہے کہ قریش مکہ نے کعبہ کی تعمیر اپنی حلال وپاکیزہ کمائی سے کرائی تھی ،جسے آنحضرت نے باقی رکھا ،اوراس کاطواف کیا اوراس میں نماز اداکی ،اس سے بڑھ کرصورت مذکورہ کے جوازکی کوئی دلیل نہین ہوسکتی ،اس بارے میں ائمہ اربعہ یاکسی اورامام کی فقہ اورفتویٰ دیکھنے کی قطعاکوئی ضرورت نہیں ہے ۔

کسی غیر مسلم کےلیے مسجد سے تعلق بصورت تولیت یامجاوری وخدمت وآبادکاری قطعادرست اورجائز نہیں ہے ، ان کو ہرگز یہ حق پہنچتاکہ وہ ہماری مسجد کے ساتھ تولیت اوراس کی مجاوری وآبادکاری وخدمت کاحق جتائیں ،یاکسی طرح یہ حق حاصل کرنے کی کوشش کریں ،سورہ توبہ ،میں صاف اورصریح ارشادہے : ما كانَ لِلمُشرِكينَ أَن يَعمُروا مَسـٰجِدَ اللَّهِ شـٰهِدينَ عَلىٰ أَنفُسِهِم بِالكُفرِ أُولـٰئِكَ حَبِطَت أَعمـٰلُهُم وَفِى النّارِ هُم خـٰلِدونَ ١٧ إِنَّما يَعمُرُ مَسـٰجِدَ اللَّهِ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الـٔاخِرِ وَأَقامَ الصَّلوٰةَ وَءاتَى الزَّكوٰةَ وَلَم يَخشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسىٰ أُولـٰئِكَ أَن يَكونوا مِنَ المُهتَدينَ ١٨ ... التوبة

اس آیت میں عمارت مسجد سے مراد : اس کی تولیت اورآبادکاری اورمجاوری وخدمت وغیرہ ہے ،مسجد کرانا یا اس کی تعمیر میں مالی تعاون پش کرنے کے ذریعے حصہ لینا مراد نہیں ۔ ہذا ماظہر والعلم عنداللہ املاہ عبیداللہ رحمانی المبارکفوری

(1 1413ھ (سہ ماہی افکارعالیہ موٴناتھ بھنجن ج :4 ،ش :4 رمضان تاذی القعدہ 1428ھ اکتوبرتادسمبر 2007ء25

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 196

محدث فتویٰ